# ترجمۂ قرآن مجید

## مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

## سورۃ الاعراف

## آیات ۱۸۷ تا ۱۸۸

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ڼ
ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا
شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا
نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

### ر س و

رَسَا یَرْسُوْ (ن) رَسْوًا: ٹھہرنا' جم جانا۔

رَاسِیَۃٌ ج رَاسِیَاتٌ اور رَوَاسِیُ (اسم الفاعل): ٹھہرنے یا جم جانے والی۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں آتا ہے۔ قرآن میں رَوَاسِیُ پہاڑوں کے لیے آیا ہے۔ ﴿وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ﴾ (سبا:۱۳) ''اور جم جانے والی دیگیں۔'' ﴿وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ﴾ (الرعد:۳) ''اور اس نے بنایا اس میں پہاڑوں کو۔''

اَرْسٰی یُرْسِیْ (افعال) اِرْسَاءً: ٹھہرانا' جمانا۔ ﴿وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾﴾ (النازعات) ''اور پہاڑوں کو اُس نے جمایا ان کو۔''

مُرْسًی: (اسم المفعول' جو اسم ظرف کے طور پر بھی آتا ہے): ٹھہرایا یا جمایا ہوا۔ ٹھہرانے یا جمانے کی جگہ یا وقت۔ زیر مطالعہ آیت ۱۸۷۔

### ح ف و

حَفَا یَحْفُوْ (ن) حَفْوًا: (۱) کسی کو کوئی چیز دینا۔ (۲) عزت دینا' مہربان و شفیق ہونا۔

حَفِيَ يَحْفٰى (س) حَفًا: (۱) زیادہ سفر کرنے کی وجہ سے جانور کا گھسے ہوئے کھر والا ہونا۔ (۲) انسان کا کسی چیز کے متعلق پورا پورا علم رکھنے والا ہونا۔

حَفِيٌّ: (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت): (۱) مہربان، شفیق۔ ﴿اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا﴾ (مریم) ''بے شک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔'' (۲) پورا پورا علم رکھنے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۸۷۔

اَحْفٰى يُحْفِيْ (افعال) اِحْفَاءً: کسی سے کوئی چیز مانگنے میں اصرار کرنا۔ ﴿اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ﴾ (محمد:۳۷) ''اگر وہ مانگے تم لوگوں سے اسے پھر وہ اصرار کرے تم سے۔''

## ترجمہ:

| | |
|---|---|
| يَسْـَٔلُوْنَكَ : وہ پوچھتے ہیں آپؐ سے | عَنِ السَّاعَةِ : قیامت کے بارے میں |
| اَيَّانَ : کب ہے | مُرْسٰىهَا : اس کے قائم ہونے کا وقت |
| قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے | اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ |
| عِلْمُهَا : اس کا علم | عِنْدَ رَبِّيْ : میرے رب کے پاس ہے |
| لَا يُجَلِّيْهَا: ظاہر نہیں کرے گا (کوئی) اس کو | لِوَقْتِهَآ : اس کے وقت پر |
| اِلَّا : مگر | هُوَ : وہی |
| ثَقُلَتْ : وہ بھاری ہوئی (یعنی ہوگی) | فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: زمین اور آسمانوں میں |
| لَا تَاْتِيْكُمْ : وہ نہیں پہنچے گی تم لوگوں کو | اِلَّا : مگر |
| بَغْتَةً : اچانک | يَسْـَٔلُوْنَكَ : وہ پوچھتے ہیں آپؐ سے |
| كَاَنَّكَ : جیسے آپؐ | حَفِيٌّ : پورا علم رکھنے والے ہیں |
| عَنْهَا : اس کے بارے میں | قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے |
| اِنَّمَا عِلْمُهَا : اس کا علم تو بس | عِنْدَ اللّٰهِ : اللہ کے پاس ہے |
| وَلٰكِنَّ : اور لیکن | اَكْثَرَ النَّاسِ : لوگوں کی اکثریت |
| لَا يَعْلَمُوْنَ : جانتی نہیں ہے | قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے |
| لَآ اَمْلِكُ : میں مالک نہیں ہوں | لِنَفْسِيْ : اپنی جان کے لیے |
| نَفْعًا : کسی نفع کا | وَّلَا ضَرًّا : اور نہ ہی کسی تکلیف کا |
| اِلَّا : مگر | مَا : وہ، جو |
| شَآءَ : چاہا | اللّٰهُ : اللہ نے |
| وَلَوْ : اور اگر | كُنْتُ اَعْلَمُ : میں جانتا ہوتا |
| الْغَيْبَ : غیب کو | لَاسْتَكْثَرْتُ : تو میں ضرور جمع کرتا |

مِنَ الْخَیْرِ : بھلائی میں سے | وَمَا مَسَّنِیَ : اور نہ چھوتی مجھ کو
السُّوْٓءُ : برائی | اِنْ : نہیں
اَنَا : ہوں میں | اِلَّا : مگر
نَذِیْرٌ : ایک وارننگ دینے والا | وَّبَشِیْرٌ : اور بشارت دینے والا
لِّقَوْمٍ : ایسی قوم کے لیے | یُّؤْمِنُوْنَ : جو ایمان لاتی ہے

**نوٹ۱:** بعض اسلامی کتابوں میں دنیا کی عمر سات ہزار سال بتائی گئی ہے۔ یہ کوئی حدیث نہیں ہے‘ بلکہ اسرائیلی روایات سے لیا ہوا مضمون ہے۔ اسلامی روایات میں ایسی بے سند باتوں کو داخل کر دینے کا مقصد شاید اسلام کے خلاف بدگمانیاں پیدا کرنا ہو۔ علماءِ طبقات الارض نے دنیا کی عمر لاکھوں سال بتائی ہے‘ یہ بات نہ کسی قرآنی آیت سے ٹکراتی ہے اور نہ کسی حدیث سے۔ حافظ ابن حزم اندلسی نے فرمایا کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا کی عمر کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا اور اس کا صحیح علم صرف پیدا کرنے والے ہی کو ہے۔ (تدبّرِ قرآن)

**نوٹ۲:** آیت ۱۸۸ میں اس غلط عقیدے کی تردید ہے جو مشرکین نے انبیاء کرام ؑ کے بارے میں قائم کر رکھا تھا کہ وہ غیب دان ہوتے ہیں اور ان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرح تمام کائنات پر حاوی ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ وہ ہر نفع نقصان کے مالک ہوتے ہیں اور جس کو چاہیں نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس آیت میں واضح کر دیا گیا کہ انبیاء کرامؑ نہ قادرِ مطلق ہوتے ہیں اور نہ عالم الغیب‘ بلکہ ان کو علم و قدرت کا اتنا ہی حصہ حاصل ہوتا ہے جتنا مِن جانبِ اللہ ان کو دیا جائے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ جو حصہ علم کا ان کو عطا ہوتا ہے وہ ساری مخلوقات سے زیادہ ہوتا ہے۔ خصوصاً ہمارے رسول کریم ﷺ کو جو علم عطا کیا گیا تھا وہ سب سے زیادہ تھا۔ چنانچہ آپؐ نے ہزاروں غیب کی خبریں دیں جن کی سچائی کا لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ (تدبّرِ قرآن)

## آیات ۱۸۹ تا ۱۹۶

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا
حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَاۤ
اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ
اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا
لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَاۤ ۫ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ ۫ اَمْ لَهُمْ
اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَاۤ ۫ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ فَلَا
تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾

### ص م ت

صَمَتَ یَصْمُتُ (ن) صَمْتًا : خاموش رہنا۔

صَامِتٌ (اسم الفاعل) : خاموش رہنے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۹۳۔

### ب ط ش

بَطَشَ یَبْطُشُ (ن) بَطْشًا : پکڑنا، گرفت کرنا، زیر مطالعہ آیت ۱۹۵۔

بَطْشٌ (اسم ذات) : پکڑ، گرفت۔ ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ﴿۱۲﴾﴾ (البروج) ''بے شک آپؐ کے رب کی پکڑ یقیناً شدید ہے۔''

### ترکیب

(آیت ۱۹۳) ''وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ'' میں نوٹ کر لیں کہ یہ واحد نہیں بلکہ جمع کا صیغہ ہے۔ واحد ''تَدْعُوْ'' ہے۔ اس پر ''اِنْ'' داخل ہوتا تو واؤ گر جاتی اور ''اِنْ تَدْعُهُمْ'' آتا، لیکن یہ ''تَدْعُوْنَ'' تھا۔ اِنْ کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہے تو ''اِنْ تَدْعُوْهُمْ'' آیا ہے۔ اسی طرح سے آیت ۱۹۴ میں فعل امر ''فَادْعُوْهُمْ'' بھی جمع کا صیغہ ہے۔ یہ ''اُدْعُوْا'' تھا۔ ضمیر مفعولی آنے کی وجہ سے الف گرا ہوا ہے۔ (آیت ۱۹۶) ''وَلِیِّیَ'' قرآن کا خصوصی املا ہے۔ یہ دراصل ''وَلِیِّیَ'' ہے یعنی ''وَلِیّ'' پر مضاف الیہ کے طور پر یائے متکلّم لگی ہوئی ہے۔

### ترجمہ:

| | |
|---|---|
| هُوَ : وہ | الَّذِیْ : وہ ہے جس نے |
| خَلَقَكُمْ : پیدا کیا تم کو | مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ : ایک جان سے |
| وَّجَعَلَ : اور اس نے بنایا | مِنْهَا : اس (جان) سے |
| زَوْجَهَا : اس کا جوڑا | لِیَسْكُنَ : تاکہ وہ سکون پکڑے |
| اِلَیْهَا : اس سے | فَلَمَّا : پھر جب |
| تَغَشّٰهَا : اس (مذکر) نے ڈھانپ لیا اس (مؤنث) کو | حَمَلَتْ : تو اس (مؤنث) نے اٹھایا |
| حَمْلًا خَفِیْفًا : ایک ہلکا بوجھ | فَمَرَّتْ : پھر وہ چلی |
| بِهٖ : اس کے ساتھ | فَلَمَّآ : پھر جب |
| اَثْقَلَتْ : اس نے بوجھ لادا | دَّعَوَا : تو دونوں نے پکارا |
| اللّٰهَ : اللہ کو | رَبَّهُمَا : جو دونوں کا رب ہے |
| لَئِنْ : بے شک اگر | اٰتَیْتَنَا : تو دے گا ہم کو |
| صَالِحًا : ایک نیک (اولاد) | لَّنَكُوْنَنَّ : تو ہم لازماً ہوں گے |
| مِنَ الشّٰكِرِیْنَ : شکر کرنے والوں میں سے | فَلَمَّآ : پھر جب |

اٰتٰىهُمَا : اُس نے دیا انہیں
جَعَلَا : تو دونوں نے بنایا
شُرَكَآءَ : کچھ شریک
اٰتٰىهُمَا : اُس نے دیا ان کو
اللّٰهُ : اللہ
يُشْرِكُوْنَ : یہ لوگ شریک بناتے ہیں
مَا : اس کو جو
شَيْئًا : کوئی چیز
يُخْلَقُوْنَ : پیدا کیے جاتے ہیں
لَهُمْ : ان کے لیے
وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ : اور نہ ہی اپنے آپ کی
وَاِنْ : اور اگر
اِلَى الْهُدٰى : ہدایت کی طرف
سَوَآءٌ : برابر ہے
اَدَعَوْتُمُوْهُمْ : خواہ تم لوگ پکارو ان کو
اَنْتُمْ : تم لوگ
اِنَّ : بے شک
تَدْعُوْنَ : تم پکارتے ہو
عِبَادٌ : (وہ) بندے ہیں
فَادْعُوْهُمْ : پس تم لوگ (ذرا) پکارو تو ان کو
لَكُمْ : تم کو
كُنْتُمْ : تم لوگ ہو
اَ : کیا
اَرْجُلٌ : پیر ہیں
بِهَآ : جن سے
لَهُمْ : ان کے لیے
يَّبْطِشُوْنَ : وہ پکڑتے ہیں

صَالِحًا : ایک نیک (اولاد)
لَهٗ : اس کے لیے
فِيْمَآ : اس میں جو
فَتَعٰلَى : تو بلند ہے
عَمَّا : اس سے جو
اَيُشْرِكُوْنَ : کیا یہ لوگ شریک بناتے ہیں
لَا يَخْلُقُ : تخلیق نہیں کرتا ہے
وَّهُمْ : اور وہ (خود بھی)
وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ : اور وہ لوگ استطاعت نہیں رکھتے
نَصْرًا : کسی مدد کی
يَنْصُرُوْنَ : وہ لوگ مدد کرتے ہیں
تَدْعُوْهُمْ : تم لوگ پکاروگے ان کو
لَا يَتَّبِعُوْكُمْ : تو وہ پیروی نہیں کریں گے تمہاری
عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر
اَمْ : یا
صَامِتُوْنَ : خاموش رہنے والے ہو
الَّذِيْنَ : وہ لوگ جن کو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ
اَمْثَالُكُمْ : تمہارے جیسے
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا : تو انہیں چاہیے کہ وہ جواب دیں
اِنْ : اگر
صٰدِقِيْنَ : سچ کہنے والے
لَهُمْ : ان کے لیے
يَّمْشُوْنَ : وہ چلتے ہیں
اَمْ : یا
اَيْدٍ : ہاتھ ہیں
بِهَآ : جن سے

| | |
|---|---|
| اَمْ : یا | لَهُمْ : ان کے لیے |
| اَعْيُنٌ : آنکھیں ہیں | يُّبْصِرُوْنَ : وہ دیکھتے ہیں |
| بِهَآ : جن سے | اَمْ : یا |
| لَهُمْ : ان کے لیے | اٰذَانٌ : کان ہیں |
| يَّسْمَعُوْنَ : وہ سنتے ہیں | بِهَا : جن سے |
| قُلِ : آپؐ کہہ دیجیے | ادْعُوْا : تم لوگ پکارو |
| شُرَكَآءَكُمْ : اپنے شریکوں کو | ثُمَّ : پھر |
| كِيْدُوْنِ : تدبیر کرو میرے خلاف | فَلَا تُنْظِرُوْنِ : پھر تم لوگ مہلت نہ دو مجھ کو |
| اِنَّ : بے شک | وَلِيِّ‌ۦَ : میرا کارساز |
| اللّٰهُ الَّذِىْ : وہ اللہ ہے جس نے | نَزَّلَ : اتارا |
| الْكِتٰبَ : کتاب کو | وَهُوَ : اور وہ |
| يَتَوَلَّى : دوست رکھتا ہے | الصّٰلِحِيْنَ : نیک لوگوں کو |

**نوٹ ۱**: جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا پر غور کرتے ہوئے سائنس کے انکشاف کو بھی ذہن میں رکھیے' جس کا ذکر ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم نے اپنی کتاب ''قرآن اور علمِ جدید'' میں کیا ہے' کہ زندگی کے آغاز میں جسدِ انسانی کی اولین صورت ایک جونک کی طرح ایک ہی خلیہ پر مشتمل تھی اور ایک خلیہ سے جاندار کے توالد کا طریق یہ ہے کہ وہ بڑھ کر خود بخود دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے' جن میں سے ہر ایک حصہ ایک مکمل جاندار ہوتا ہے۔ پھر بدنی ارتقاء کے اگلے مراحل میں ایک حصہ مادہ کے فرائض کے لیے اور دوسرا حصہ نر کے فرائض کے لیے موزوں بن جاتا ہے۔ (تدبّرِ قرآن)

بی بی حوا کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیے جانے کا ذکر قرآن یا حدیث میں کہیں نہیں ملتا۔ اسرائیلی روایات میں اس کا ذکر ہے۔ (ترجمۂ قرآن کیسٹ' حافظ احمد یار صاحب مرحوم)

**نوٹ ۲**: آیت ۱۸۹۔۱۹۰ میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ نوعِ انسانی کا پہلا جوڑا' جس سے آفرینش کی ابتدا ہوئی' اس کا خالق بھی اللہ ہی تھا' کوئی دوسرا اس کارِ تخلیق میں شریک نہیں تھا۔ پھر ہر مرد و عورت کے ملاپ سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے' اس کا خالق بھی اللہ ہی ہے اور اس کا اقرار تمہارے دلوں میں موجود ہے۔ اسی لیے امید و بیم کی حالت میں جب دعا مانگتے ہو تو اللہ ہی سے مانگتے ہو۔ پھر جب امیدیں پوری ہو جاتی ہیں تو تمہیں شرک کی سوجھتی ہے۔

یہاں ایک اور بات قابل توجہ ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے عرب کے مشرکین کی مذمت کی ہے۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ اولاد تو اللہ سے ہی مانگتے تھے' مگر جب بچہ پیدا ہو جاتا تھا تو اللہ کے شکرانے میں دوسروں کو حصہ دار ٹھہرا لیتے تھے۔ لیکن ہم لوگ اولاد بھی غیروں سے مانگتے ہیں' منتیں بھی غیروں کے نام کی ہی مانتے ہیں

اور نیاز بھی ان ہی کے آستانوں پر چڑھاتے ہیں۔ پھر بھی موحد ہی رہتے ہیں۔ (تفہیم القرآن)

**نوٹ ۳**: آیت ۱۹۶ میں بتایا گیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تو بڑی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ تو عام صالح اور نیک مسلمانوں کا بھی کارساز اور مددگار ہوتا ہے‘ اس لیے مخالفین کی مخالفت اسے نقصان نہیں پہنچا پاتی۔ اور اگر کبھی بتقاضائے حکمت اس کو کوئی نقصان پہنچ بھی جائے تو بھی اس کے اصل مقصد میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ مؤمن صالح کا اصل مقصد اللہ کی رضا ہے۔ اگر وہ دنیا میں کسی وجہ سے ناکام بھی ہو جائے تو بھی رضائے الٰہی کا اصل مقصد اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ (معارف القرآن)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا مقصد اگر خلافت کا حصول تھا تو اس میں تو وہ کامیاب نہیں ہوئے‘ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ یہ ان کا مقصد نہیں تھا۔ ان کا مقصد تو بس ایک تھا: اللہ کی رضا جوئی اور اس پر استقامت۔ اس مقصد کے حصول میں وہ ایسا کامیاب ہوئے کہ دنیا تو دنیا‘ فرشتے بھی حیرت سے تکتے ہی رہ گئے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی!

## آیات ۱۹۷ تا ۲۰۶

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ
اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾
وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَىِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ
قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ مِنْ رَّبِّىْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ
نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ
الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ ع

### ن ز غ

نَزَغَ يَنْزَغُ (ف) نَزْغًا : بگاڑ پیدا کرنا۔ (۱) کسی کو کسی کے خلاف ابھارنا‘ ناچاقی پیدا کرنا۔ ﴿اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ﴾ (الاسراء:۵۳) ’’بے شک شیطان ناچاقی ڈالتا ہے ان کے مابین۔‘‘ (۲) کسی غلط کام پر اکسانا۔ زیر مطالعہ آیت ۲۰۰۔

نَزْغٌ (اسم ذات بھی ہے) : ناچاقی‘ اکساہٹ۔ زیر مطالعہ آیت ۲۰۰۔

## ن ص ت

نَصَتَ یَنۡصِتُ (ض) نَصۡتًا : چپ ہو کر سننا' چپ چاپ سننا۔

اِنۡصِتۡ (فعل امر) : چپ چاپ سن۔

اَنۡصَتَ یُنۡصِتُ (افعال) اِنۡصَاتًا : ثلاثی مجرد کا ہم معنی ہے۔ زیر مطالعہ آیت ۲۰۴۔

## ء ص ل

اَصُلَ یَصُلُ (ک) اَصَالَۃً : جڑ والا ہونا' جڑ پکڑنا۔

اَصۡلٌ ج اُصُوۡلٌ (اسم ذات) : جڑ' بنیاد۔ ﴿اِنَّھَا شَجَرَۃٌ تَخۡرُجُ فِیۡۤ اَصۡلِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۶۴﴾﴾ (الصافات) ''بے شک وہ ایک ایسا درخت ہے جو نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں۔'' ﴿اَوۡ تَرَکۡتُمُوۡھَا قَآئِمَۃً عَلٰۤی اُصُوۡلِھَا﴾ (الحشر:۵) ''یا تم لوگوں نے چھوڑا اس کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر۔''

اَصِلَ یَصَلُ (س) اَصۡلًا : متغیر ہونا' کمزور ہونا۔

اَصِیۡلٌ ج اٰصَالٌ (فَعِیۡلٌ کے وزن پر صفت) : متغیر' کمزور۔ پھر اس مفہوم میں عصر اور مغرب کا درمیانی وقت لیتے ہیں' شام کا وقت۔ ﴿وَّسَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّاَصِیۡلًا ﴿۴۲﴾﴾ (الاحزاب) ''اور تم لوگ تسبیح کرو اس کی صبح کے وقت اور شام کے وقت۔'' اور آیت زیر مطالعہ ۲۰۵۔

## ترجمہ:

وَالَّذِیۡنَ : اور وہ لوگ جن کو

تَدۡعُوۡنَ : تم پکارتے ہو

مِنۡ دُوۡنِہٖ : اس کے علاوہ

لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ : وہ استطاعت نہیں رکھتے

نَصۡرَکُمۡ : تمہاری مدد کی

وَلَاۤ اَنۡفُسَھُمۡ : اور نہ ہی اپنے آپ کی

یَنۡصُرُوۡنَ : وہ مدد کرتے ہیں

وَاِنۡ : اور اگر

تَدۡعُوۡھُمۡ : تم پکارو ان کو

اِلَی الۡھُدٰی : ہدایت کی طرف

لَا یَسۡمَعُوۡا : تو وہ نہیں سنتے

وَتَرٰىھُمۡ : اور آپؐ دیکھتے ہیں ان کو

یَنۡظُرُوۡنَ : (کہ) وہ تکتے ہیں

اِلَیۡکَ : آپؐ کی طرف

وَھُمۡ : اس حال میں کہ

لَا یُبۡصِرُوۡنَ : وہ دیکھ کر سمجھتے نہیں ہیں

خُذِ : آپؐ پکڑیں

الۡعَفۡوَ : درگزر کو

وَاۡمُرۡ : اور حکم دیں

بِالۡعُرۡفِ : نیکی کا

وَاَعۡرِضۡ : اور کنارہ کشی کریں

عَنِ الۡجٰھِلِیۡنَ : جاہلوں سے

وَاِمَّا : اور اگر

یَنۡزَغَنَّکَ : اکسائے ہی آپؐ کو

مِنَ الشَّیۡطٰنِ : شیطان سے

نَزۡغٌ : کوئی اکساہٹ

فَاسۡتَعِذۡ : تو آپؐ پناہ مانگیں

بِاللّٰہِ : اللہ سے

اِنَّهٗ : یقیناً وہ
سَمِيْعٌ : سننے والا ہے
عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے
اِنَّ : یقیناً
الَّذِيْنَ : جو لوگ
اتَّقَوْا : تقویٰ اختیار کرتے ہیں
اِذَا : جب کبھی
مَسَّهُمْ : چھوتا ہے ان کو
طٰٓئِفٌ : کوئی وسوسہ
مِّنَ الشَّيْطٰنِ : شیطان سے
تَذَكَّرُوْا : تو وہ خود کو یاد کراتے ہیں
فَاِذَا : پھر جب فوراً ہی
هُمْ : وہ لوگ
مُّبْصِرُوْنَ : بینا ہونے والے ہوتے ہیں
وَاِخْوَانُهُمْ : اور ان کے بھائی
يَمُدُّوْنَهُمْ : کھینچتے ہیں ان کو
فِي الْغَيِّ : گمراہی میں
ثُمَّ : پھر
لَا يُقْصِرُوْنَ : وہ لوگ کمی نہیں کرتے
وَاِذَا : اور جب
لَمْ تَاْتِهِمْ : آپؐ نہیں لاتے ان کے پاس
بِاٰيَةٍ : کوئی آیت
قَالُوْا : تو وہ کہتے ہیں
لَوْلَا : کیوں نہیں
اجْتَبَيْتَهَا : تصنیف کیا آپؐ نے اس کو
قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے
اِنَّمَآ اَتَّبِعُ : میں تو بس پیروی کرتا ہوں
مَا : اس کی جو
يُوْحٰٓى : وحی کیا گیا
اِلَيَّ : میری طرف
مِنْ رَّبِّيْ : میرے رب کی طرف سے
هٰذَا : یہ
بَصَآئِرُ : دلیلیں ہیں
مِنْ رَّبِّكُمْ : تمہارے رب کی طرف سے
وَهُدًى : اور ہدایت ہے
وَّرَحْمَةٌ : اور رحمت ہے
لِّقَوْمٍ : ایسے لوگوں کے لیے
يُّؤْمِنُوْنَ : جو ایمان رکھتے ہیں
وَاِذَا : اور جب بھی
قُرِئَ : پڑھا جائے
الْقُرْاٰنُ : قرآن
فَاسْتَمِعُوْا : تو تم کان لگا کر سنو
لَهٗ : اس کو
وَاَنْصِتُوْا : اور چپ چاپ سنو
لَعَلَّكُمْ : شاید تم پر
تُرْحَمُوْنَ : رحم کیا جائے
وَاذْكُرْ : اور آپؐ یاد رکھیں
رَّبَّكَ : اپنے رب کو
فِيْ نَفْسِكَ : اپنے جی میں
تَضَرُّعًا : گڑگڑاتے ہوئے
وَّخِيْفَةً : اور ڈرتے ہوئے
وَّدُوْنَ الْجَهْرِ : اور نمایاں کیے بغیر
مِنَ الْقَوْلِ : قول میں سے (کچھ)
بِالْغُدُوِّ : صبح کے وقت
وَالْاٰصَالِ : اور شام کے وقت
وَلَا تَكُنْ : اور آپؐ مت ہوں

باقی صفحہ 40 پر